Date:

سوال نمبر 1: حقوق نسواں کی موجودہ تحریکوں کے تناظر میں اسلام میں خواتین کے حقوق کی وضاحت کریں۔

I تعارف: خواتین کے حقوق کی علمبردار تحریکیں اور اسلام

آج کے اس جدید دور میں جہاں مغرب نے مادی ترقی میں اپنے جھنڈے گاڑ دیے ہیں وہاں بہت ساری ایسی تحریکوں نے بھی جنم لیا جنہوں نے بظاہر مغرب کی عورت کو آزاد کروا دیا اور اب یہ تحریکیں اسلامی ممالک میں بھی سرگرم ہیں کہ یہاں اسلامی معاشروں کی عورت کو بھی اس پست حال زندگی سے نجات دلوائیں گی حالانکہ یورپ کی عورتوں کی اس آزادی نے ان کو معاشی تباہی کے دھانے پر پہنچا دیا ہے۔ مغرب نے معاشی ترقی تو کر لی لیکن ان کا خاندانی نظام تباہ ہو کر رہ گیا ہے۔

بقول پروفیسر آرنلڈ

"مغربی ممالک نے عورتوں کو آزاد کر کے جس قدر اخلاقی سیاسی اور تمدنی غلطی کی ہے شاید اس قدر شدید اور فاش غلطی کسی کے تصور میں بھی نہیں آ سکتی۔"

مزید یورپ کے سیکرٹری جنرل کو ان الفاظ میں اعتراف کرنا پڑا

"مادی ترقی تو ہم نے بے شک کی لیکن انسانیت کو ایک عظیم بحران سے دوچار کر دیا۔"

Date:

مغربی ترقی پسند تحریکیں آج جن حقوق کا ذکر کرتی ہیں
وہ اسلام نے چودہ سو سال قبل بہتر حالت میں خواتین
کو مہیا کیے اور ان کو معاشرے میں ایک عظیم قابل عزت
مقام فراہم کیا

خواتین

2 حقوق نسواں کی موجودہ تحریکوں کے تناظر میں

اسلام میں خواتین کے حقوق

موجودہ حقوق نسواں کی تحریکیں ان حقوق کی فراہمی
پر کاربند ہیں جو کہ اسلام نے بہتر شکل میں خواتین کو چودہ
سو سال قبل دے دیے ہیں اور یہ موجودہ دور کی مادر پدر
آزادی کی بات کرتی ہیں جو سوائے بربادی کے راستے
کی طرف کچھ نہ لائے گی۔ اسلام میں خواتین کے درج
ذیل حقوق ہیں

ا۔ جائیداد میں برابر کا حصہ

قبل از اسلام خواتین کو معاشرے کی ایک رذیل قوم
سمجھا جاتا تھا اور ان کو ایک چیز کے طور پر بازاروں میں
فروخت کیا جاتا تھا۔ اسلام کے وقوع پذیر ہونے کے
بعد خواتین کو برابر کا حصہ دیا جانے لگا اور اس پر
عمل نہ کرنے والوں کے لیے دنیا اور آخرت میں بھی
سزائیں مقرر کی گئیں

ترکیل

اور انقلابی

سورہ النساء میں ارشاد باری تعالیٰ ہے جس
کا مفہوم یہ ہے

١١١ ـ ٧ ـ مکمل لوازن

Date:

"اور خواتین کا اپنے والدین اور قریبی رشتہ داروں کے ترکے میں سے حصہ ہے"

ii۔ نان و نفقہ کی ذمہ داری مردوں پر

اسلام میں عورتوں کے تمام اخراجات کی ذمہ داری مردوں پر مقرر کی اور اس بات کی تاکید کی کہ یہ مرد عورتوں پر احسان نہیں کرتے بلکہ اللہ نے ان کو عورتوں پر اسی لیے فضیلت دی ہے کہ وہ اپنے مال میں سے عورتوں پر خرچ کرتے ہیں

سورہ النساء میں ارشاد باری تعالیٰ ہے جس کا مفہوم درج ذیل ہے

"مرد محافظ و نگران ہیں عورتوں پر کیونکہ فضیلت بخشی اللہ نے مردوں کو کہ وہ خرچ کرتے ہیں اپنے مال سے"

iii۔ عزت و حرمت کی حفاظت

اسلام نے مردوں کو اس بات کا پابند کیا کہ وہ عورتوں کی عزت و حرمت کے ذمہ دار ہیں ہر طرح کے حالات میں مردوں کا یہ فرض ہے کہ وہ عورتوں کی عزت و عصمت کی حفاظت کریں اور ان کے قول و فعل سے خواتین یا کوئی بھی ذی روح کو نقصان نہ پہنچے اور اس بارے میں بھی بتایا گیا کہ اللہ تمہارے ہر طرح کے کام کو دیکھ رہا ہے اور روز قیامت تم سے اس بارے میں دریافت کیا جائے گا

قرآن شریف میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

"تمہارے ہاتھ، پاؤں، کانوں، دل ہر ایک سے سوال کیا جائے گا"

۷الف۔ ازدواجی زندگی کا فیصلہ رضامندی پر

قبل اسلام خواتین کو ایک چیز کے طور پر لیا جاتا تھا جس کو مرد اپنے ساتھیوں یا جھگڑوں کو ختم کرنے کے بازار میں فروخت کرتے تھے یا بطور ہرجانہ وصول یا پیش کرتے تھے۔ بعد از اسلام اس عمل کی سختی سے سرزنش کی گئی اور عورتوں کو ایک قابل عزت مقام دیا جس میں کوئی بھی شخص ان کی مرضی کے بغیر ان سے نکاح نہیں کرسکتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے جس کا مفہوم یہ ہے

"جب کسی بیوہ سے نکاح کرو تو اس کی رضامندی معلوم کرو اور جب کسی کنواری لڑکی سے نکاح کرو تو اس کی مرضی کے خلاف مت جاؤ"

۷۔ کاروبار کرنے کی آزادی

اسلام نے خواتین کو کاروبار کرنے کی آزادی دی ہے نیز وہ ضرورت کے پیش نظر نوکری بھی کرسکتی ہیں موجودہ تحریکیں اس بات پر بہت زور دیتی ہیں لیکن اسلام نے خواتین کو یہ حق چودہ سو سال پہلے ہی دے دیا اور اس کی عملی مثال حضرت خدیجہؓ تھیں جو نہ صرف بڑے پیمانے پر تجارت کرتی تھیں اور مکہ کی سب سے

Date:

مال دار خاتون تھیں

قرآن شریف میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

"عورتوں کے لیے وہ ہے جو انہوں نے کمایا اور مردوں کے لیے وہ ہے جو انہوں نے کمایا"

vi۔ معاشرے میں اعلیٰ مقام

اسلام نے خواتین کو معاشرے میں ایک اعلیٰ مقام پر براجمان کیا کوئی بھی معاشرہ تب تک ترقی نہیں کر سکتا جب تک اس معاشرے میں خواتین اپنا مثبت کردار نہ ادا کریں۔ اسلام نے عورت کی ہر شکل میں عزت و تکریم کا حکم دیا خواہ وہ ماں کی شکل میں، بہن، بیٹی یا بیوی کی شکل میں ہو۔

ایک دفعہ ایک صحابی نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ میری عزت و تکریم کا زیادہ حقدار کون ہے آپ ﷺ نے فرمایا تمہاری ماں اس شخص نے تین مرتبہ پوچھا اور آپ ﷺ نے یہی جواب دیا اور چوتھی مرتبہ فرمایا تمہارا باپ۔

vii۔ قوم کی تعمیر و ترقی میں اعلیٰ کردار

خواتین کا کسی بھی قوم کی تعمیر و ترقی میں بہت اہم کردار ہوتا ہے معاشرے بنتے اور بگڑتے ہیں لیکن ان کے بگاڑ یا سدھار میں خواتین کا ایک کلیدی کردار ہوتا ہے۔ اس لیے اسلام نے خواتین کے کردار کو بھانپتے ہوئے ان کو گھر کی چار دیواری میں آنے والی نسلوں کی تربیت

Date:

پر مشورہ کر دیا اور ان کو یہ باور کروایا کہ یہ کام سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے اس بارے میں قرآن شریف

سورہ احزاب میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

"کہ اپنے گھروں میں قرار سے بیٹھی رہو اور قدیم زمانہ جاہلیت کی طرح مت پھرو"

viii۔ حق آزادی رائے

اسلام نے خواتین کو معاشرے میں سیاسی حق بھی عطا کیا کہ وہ اپنی آزادی سے اپنے نمائندے کو منتخب کر سکتی ہیں مغرب جو آج خواتین کے حقوق کا علمبردار بنا پھرتا ہے اس نے خواتین کو یہ حق کوئی ایک صدی پہلے دیا لیکن اسلام نے خواتین کو یہ حق چودہ سو سال پہلے ہی دے دیا تھا اس کی ایک مثال آپ کا حضرت خدیجہ سے ہر معاملے پر مشورہ طلب کرنا تھا

ix۔ عورتوں کے ساتھ نرمی کے ساتھ برتاؤ

اسلام نے مردوں کو سختی کے ساتھ اس بات کی تلقین کی کہ وہ اپنی عورتوں سے سخت رویہ نہ رکھیں بلکہ نرمی سے پیش آئیں اس سلسلے میں آپ نے متعدد بار فرمایا

Date:

"وہ تم میں سے بہتر ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے اچھا ہو"

ایک اور جگہ آپ ﷺ نے فرمایا

"اور تم اپنی عورتوں کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ کہ تم نے ان کو اللہ کی امان سے حاصل کیا ہے"

x۔ حق خلع اور دوبارہ رشتہ ازدواج میں منسلک ہونا

اسلام نے عورتوں کو حق خلع بھی دیا جس میں ایک عورت کو مکمل آزادی ہے کہ وہ اپنے شوہر سے علیحدگی اختیار کر لے اگر کوئی شخص اپنی خاتون کے لیے اچھا نہ ہو اس کو پورا حق حاصل ہے کہ وہ اس شخص سے علیحدگی اختیار کر لے اور کسی اور شخص سے نکاح کر کے اپنی زندگی خوش و خرم بسر کرے ارشاد باری تعالیٰ ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ

"اور جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے دو تو ان کو کسی اور سے نکاح میں جانے سے مت روکو"

3 حاصل کلام

اسلام نے خواتین کو وہ حقوق عطا کیے کہ جو کہ واقعی ہی ان کی بھلائی کے لیے ہیں اور یہ حقوق آج سے چودہ سو سال قبل دے گئے جب باقی معاشرے

اس بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے تھے اور آج مغربی اور چند ترقی پسند تحریکیں عورتوں کو جو حقوق دینا چاہتی ہیں وہ ان کی بھلائی کے لیے نہیں بلکہ ان کے استعمال کے لیے ہیں

⟵⟶

سوال نمبر 2: اسلامی تہذیب کی ایک منفرد شناخت ہے اس کی خصوصیات کو واضح کریں؟

1 تعارف: اسلامی تہذیب کی انفرادیت

اسلامی تہذیب اپنے تئیں ایک منفرد تہذیب ہے جو کہ باقی تہذیبوں سے قدرے بہتر ہے یہ اسی تہذیب کا نتیجہ تھا کہ اسلام کے وقوع پذیر ہونے کے چند سال بعد ہی یہ مختلف جگہوں پر پھیل گیا۔ اسلامی تہذیب میں سلطنت کا سا نظام ہے جس میں خدا صرف معبود نہیں بلکہ وہی قادر مطلق اور حاکم اعلیٰ ہے یہ تہذیب انسان کو آخروی کامیابی دلانے پر گامزن ہوتی ہے نیز یہ قومی یا نسلی تہذیب نہیں بلکہ صحیح معنوں میں ایک انسانی تہذیب ہے اسلامی تہذیب ایک اخلاقی صالح اور پاکیزہ سوسائٹی کا قیام عمل میں لاتا ہے ان عوامل کی وجہ سے یہ دوسری تہذیبوں سے یکسر

Date:

مختلف ہے

۲۔ اسلامی تہذیب کی نمایاں خصوصیات

درج ذیل اسلامی تہذیب کی نمایاں خصوصیات ہیں جو اس کو باقی تہذیبوں سے منفرد بناتی ہیں

i۔ عقیدہ توحید کا رنگ

اسلامی تہذیب کا ماخذ عقیدہ توحید ہے اور توحید کے لغوی معنی ہیں واحد جبکہ اصطلاح میں اس سے مراد کہ اللہ کو خدائے واحد تسلیم کرنا اور اپنے تمام تر معاملات اللہ کے سپرد کر دینا اور اس کے احکامات کے مطابق زندگی بسر کرنا نیز ایک ایسا معاشرہ تشکیل میں لے کر آنا جس میں اللہ کے احکامات پر عمل پیرا ہوا جا سکے

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے جس کا مفہوم درج ذیل ہے

"اور اگر کوئی گناہوں کے ڈھیر بھی لے کر آئے گا مگر اس میں شرک نہ ہو بخش دیا جائے گا"

ii۔ تعمیر سیرت اور تزکیہ نفس میں کردار

اسلامی تہذیب اچھے خیالات کی اہمیت دماغ میں پختہ کرتی ہے اور انسان کو معاشرے کا ایک قابل احترام رکن بناتی ہے اسلام کے وقوع پذیر ہونے سے

Date:

اسلامی تہذیب ایک ایسے معاشرے کا وجود لے کر آئی جس نے عرب کے ان پڑھ گوار لوگوں کو ساری دنیا میں انسانیت کا علمبردار بنا دیا اور وہ لوگ ساری دنیا میں فتح یاب ہو کر لوٹے

سورۃ الشمس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

"بے شک جس نے نفس کا تزکیہ کر لیا وہ کامیاب ہو گیا"

iii۔ اسلامی تہذیب مساوات کا نمونہ

اسلامی تہذیب ایک ایسے معاشرے کا وجود عمل میں لاتی ہے جو کہ مساوات پر مبنی ہو جس میں قانون کے سامنے سب برابر ہوں کسی کو کسی پر فوقیت نہ دی جائے یہ اسلامی تہذیب کا ایک نمایاں وصف ہے جو اس کو باقی تہذیبوں سے منفرد بناتا ہے۔ قریش میں جب ایک فاطمہ نامی عورت نے چوری کی تو آپ (ص) نے اس کو ہاتھ کاٹنے کی سزا سنائی تو کچھ لوگوں نے اس سزا کو سخت پایا تو آپ (ص) نے فرمایا:

> "خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو اس کے لیے بھی یہی سزا ہوتی۔ تم سے پہلی قومیں اسی لیے ختم کر دی گئیں کہ وہ طاقتور اور کمزور سے امتیازی سلوک روا رکھتی تھیں"

Date:

۱۷۔ دین اور دنیا کی وحدت

اسلامی تہذیب دین اور دنیا کی وحدت کے بارے میں سکھاتی ہے باقی تہذیبوں میں دین کو ہر شخص کا انفرادی عمل سمجھا جاتا ہے جبکہ دین اسلام دین اور دنیا کو ایک وحدت کے طور پر دیکھتا ہے اور اس سے ایک ایسی سوسائٹی قیام عمل میں آتی ہے جس سے انسان پورے کا پورا اللہ کے بتائے ہوئے اصولوں پر کاربند ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں بھی ارشاد باری تعالیٰ

"اور تم اپنے معاملات اللہ اور اس کے رسول کے سپرد کر دو"

۱۸۔ انسانی عزت و وقار

اسلامی تہذیب میں انسان کو فوقیت دی گئی جبکہ باقی تہذیبوں میں کہیں تو انسان کو بادشاہ کا غلام اور کہیں ریاست کے مقاصد کے لیے استعمال کیا گیا لیکن اسلامی تہذیب میں تمام قوانین کا محور انسان ہے اور یہ قوانین اللہ نے بھی اس لیے دیے کہ انسان کی بھلائی ہو سکے اور وہ ایک بہترین زندگی گزار سکے۔
جیسا کہ علامہ اقبال فرماتے ہیں

نہ تو زمیں کے لیے ہے نہ آسماں کے لیے
تو نہیں جہاں کے لیے یہ جہاں تیرے لیے

Date:

vi- اسلام کی بلند نظری

اسلامی تہذیب کا قیام ایک اعلیٰ مقصد کو پورا کرنے کے لیے ہوتا ہے اور یہ مقصد انسان کے ظاہری اعمال کو نہیں دیکھتا بلکہ ان کے پیچھے پوشیدہ عوامل کی طرف توجہ مبذول کروائی جاتی ہے جیسا کہ اسلامی تہذیب میں ایک شخص برائی کی طرف راغب ہوتا ہے تو اسلامی تہذیب میں اس کی سزا کے ساتھ ساتھ اس کی رکاوٹ کو ختم کرنے کی طرف توجہ بھی مبذول کروائی جاتی ہے۔

"یقیناً اللہ تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے"

(مسلم)

viii- اسلامی تہذیب مکمل توازن پر مبنی

اسلامی تہذیب مکمل توازن پر مبنی ہے اس میں ایسے قوانین وضع کیے گئے جو کہ اللہ کے بتائے گئے اصولوں پر ہیں اور انہوں نے انسان کی زندگی میں مکمل توازن قائم رکھا ہوا ہے نیز اسلامی معاشرہ بھی اس کی بدولت مکمل توازن پر مبنی ہے جس طرح پوری کائنات ایک توازن کے ساتھ برسرِعمل ہے اس طرح اسلامی معاشرہ بھی توازن کے ساتھ موجود

Date:

آپ نے بھی فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے

"ہر کام میں اعتدال رکھو یہ سب سے بہترین ہے"

iiiiv۔ اصلاحی اور انقلابی تحریک

اسلامی تہذیب ایک اصلاحی اور انقلابی تحریک کی بڑھوتری دیتی ہے جس سے اسلامی معاشرے کی مسلسل اصلاح ہوتی رہتی اور اس میں مزید ترقی بھی وقوع پذیر ہوتی رہتی ہے۔ اس کی یہ خصوصیت اس وجہ سے ہے کہ اس کو ان اصولوں پر بنایا گیا جو کہ اللہ باری تعالی نے وضع کیے ہیں

ارشاد باری تعالی ہے

"وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اسے تمام دیگر ادیان پر غلبہ عطا کرے خواہ یہ مشرکین کو کتنا ناگوار ہی کیوں نہ گزرے"

(الصف)

3 حاصل گفتگو

اسلامی تہذیب اپنی خصوصیات کی بنیاد پر دیگر تہذیبوں سے یکسر مختلف ہے جو کہ انسانوں کے ہی وضع کردہ قوانین پر کاربند ہوئی ہیں جبکہ اسلامی تہذیب کا وجود کسی انسان کا کارنامہ نہیں بلکہ خداوند تعالی

Date:

کر بتلائے گئے اصولوں پر اس کا قیام عمل میں لایا گیا
اور یہ قوانین اللہ باری تعالی نے وحی کی شکل میں اپنے
منتخب کردہ لوگوں تک پہنچائے۔